سلسلۂ مجدّدیہ کا ایک نادر مخطوطہ

(ڈاکٹر) غلام مصطفٰی خان[1]

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ (م ۱۰۳۴ھ) کے کمالات سے متعلق بقولِ صاحب روضۃ القیومیہ (رکن سوم ص۵۵) قریب ساڑھے تین سو کتابیں لکھی گئی ہیں۔ لیکن دستبردِ زمانہ سے اب ان میں سے اکثر ناپید ہیں۔ خوش قسمتی سے حضرت مولانا حافظ محمد ہاشم جان صاحب مجددی مدّظلہ (ٹنڈو سائیں داد۔ سندھ) کے کتب خانے میں ایک مجموعہ نظر سے گزرا جس کا نام اور جس کے مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا لیکن اس کے ورق نمبر ۲ ب میں اتنی بات ملتی ہے کہ :- ومن الشواھد العظیمۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بوجودہ ثم المشائخ الکرام فی الازمنۃ الماضیۃ کما فصّلتہ فی الرسالۃ المسماۃ فی الجنات الثمانیۃ۔ یعنی آپ کی مجددیت کا بہت بڑا ثبوت یہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے پیدا ہونے کی بشارت دی، نیز قرونِ ماضیہ کے مشائخ نے بھی آپ کی ولادت کی خبر دی جس کی تفصیل میں نے رسالہ الجنات الثمانیہ میں دے دی ہے۔

---

[1] صدر شعبہ اردو جامعہ سندھ۔

اس عبارت سے اتنی بات معلوم ہو جاتی ہے کہ اس رسالے کے مصنّف نے رسالہ الجنّات الثمانیہ بھی لکھا ہوگا۔ چنانچہ اس مؤخر الذکر رسالے میں سے مجدّدیت کے متعلق مضمون کو اس مخطوطے کے جامع نے بطور ضمیمہ آخر میں درج کر دیا ہے۔ اسی مضمون میں زبدۃ المقامات کے مصنّف یعنی حضرت مجدّدِ الف ثانی قدس سرہ کے خلیفہ حضرت محمد ہاشم کشمی علیہ الرحمۃ کا حوالہ بھی آتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس رسالے کا مصنّف یقیناً حضرت ہاشم کشمی رح کے بعد ہوا ہوگا۔

ہمارے اس مخطوطے میں پہلے تو حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ کی مجدّدیت کے لئے شواہد ہیں، پھر اُن کے سلسلے کے تمام اسباق بھی درج ہیں جن سے خود سیّد الطائفہ یعنی حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ کے کمالات کا اندازہ بھی ہو جاتا ہے۔ مجدّدیت اور "قیّومیت" سے متعلق یہ نادر مخطوطہ بہت اہم ہے، اسی لئے وہ اردو ترجمے کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

وما توفیقی الّا باللہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد، فقد قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یبعث بھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا رواہ ابو داؤد

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد :۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ تعالیٰ یبعث بھٰذہ الأمۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کی ہدایت کے لئے ہر صدی کی ابتدا میں ایسے عارف باللہ شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اُمّت کے دین کی تجدید کرے گا۔ یہ حدیث ابوداؤد،

الحاکم والبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ۔ بدانکہ علمائے امت اختلاف نمودند در معنے ایں حدیث نفیس بعض برآنند کہ مَن عبارت از جماعت علماء و فقہا و محدثین است کہ بنشر علوم دینی و احکام یقینی توفیق یافتہ اند و برجانب اعلام دینِ متین بآن ارتفاع گرفتہ و ایں قول بغایت ضعیف است زیرا کہ ایں معنے در ہر زمان موجود است تخصیص بمائۃ ظاہر نمی شود۔

قال علیہ الصلوٰة والسلام "لا یزال من امتی اُمة قائمة بامر اللہ لا یضرہم من خذلہم ولا من خالفہم حتی یاتی امرُ اللہ وہم علی ذٰلك (متفق علیہ)۔

حاکم اور بیہقی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ اس حدیث کے معنیٰ میں علماء کا اختلاف ہے چنانچہ بعض علماء کے نزدیک حدیث مذکور میں لفظ "مَن" سے مراد علماء فقہاء اور محدثین کی جماعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہی علماء کو علوم دینیہ اور احکام خداوندی کی تبلیغ و اشاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور ان کی مساعی خیر کے صلہ میں اللہ تعالیٰ انہیں درجات عالیہ اور مراتب راقیہ پر فائز فرمائے گا۔ مگر اس حدیث میں "مَن" سے علماء فقہا اور محدثین مراد لینا ضعیف خیال ہے کیونکہ ایسے برگزیدہ علما تو ہر زمانہ میں پیدا ہوتے رہیں گے ان کے لئے ایک صدی کی تخصیص نہیں ہے اور حدیث مذکور میں ایک صدی کی تخصیص موجود ہے چنانچہ اسی طرح دوسری حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں قیامت تک ایسے برگزیدہ علماء ربانیین پیدا ہوتے رہیں گے جو احکام خداوندی کی اشاعت کریں گے کہ نہ انہیں کسی کے عدم تعاون سے کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ انہیں مخالفین کی مخالفت سے کوئی ضرر پہنچے گا بلکہ وہ اپنا تبلیغی کام کرتے رہیں گے

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وقول جمہور علماء سلف وخلف آنست کہ مراد از "مَن" ذاتے است معین کہ جامع باشد مر کمالات ظاہر و باطن را وممتاز باشد در عہد خود بوراثت و نیابت صاحب شریعت ومتصف بود بترویج احکام سنت وتخریب اعلام بدعت متحقق بود بترویج احکام بہ تہذیب اخلاق باطنہ وتنویر مکارم معنویہ ویکون غالبا ذا خوارقِ عظیمۃ ومتعارف بسنۃ وھو الاصح بل الصحیح الذی لا یسعی العدول عنہ۔

جمہور علماء سلف وخلف کا متفق علیہ قول یہ ہے کہ حدیث مذکور میں لفظ "مَن" سے ایسی ستودہ صفات ذات مراد ہے جو کمالات ظاہری اور باطنی کی جامع ہو اور جو اپنے زمانہ میں وارث اور نائب رسول ہونے کی حیثیت سے اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہو جس میں احکامِ سنّت کو رواج دینے اور آثارِ بدعت کو مٹانے کے اوصاف حمیدہ موجود ہوں وہ انسان کے باطنی اخلاق کو استوار کرے نیز انسان کی معنوی اور روحانی خوبیوں کو اجاگر کردے، اس سے خوارق عادات اور کرامات کا ظہور ہو، وہ عامل بالسّنۃ ہونے میں مشہور ہو اور وہ اپنے ہر قول وفعل میں سنتِ رسول علیہ السلام کا پابند ہو۔

واعلم ان العلماء قد عینوا المجددین علیٰ ما اقتضیٰ آرائھم من دین النبی الکریم علیہ السلام الیٰ یومنا ھٰذا فان اردت الاطلاع علیٰ تفصیل الامر فعلیك برسائل الحافظ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ شرح المحقق المناوی علی الجامع الصغیر والعلقمی۔

علماء ربّانیین نے اپنی اپنی رائے کے مطابق ان مجددین کے اعداد شمار بیان فرمائے ہیں جنہوں نے آج تک شریعت محمدیہ کی تجدید فرمائی ہے ان اولیائے کرام کی تفصیل حافظ جلال الدین سیوطیؒ کے رسائل میں اور محقق مناوی کی شرح جامع الصغیر اور علقمی میں موجود ہے۔

ثم اعلم ان علیٰ رأس

جاننا چاہیئے کہ گیارھویں صدی ہجری کے

المائة الحادی عشر اظهر الله تعالیٰ سبحانه نورًا عظیمًا و قمرًا منیرًا اعنی کامل المکمل شیخ احمد السرهندی وضع علیه خلعة القیومیة والفردیة وجمع مناصب الولایة ثم شرف بکمالات الوراثة من الفحول صلی الله علیه وسلم ما یتحیر فیه عقول الفحول و جعل مجددا لذلك المائة واعطی شواهد التجدید ما لا یشك فیها الا الجهول والعنید وانی ارید ان اذکر شیئًا قلیلًا منها للمقیاس علیه کثیرها۔ فمن شواهد التجدید نشر انواع العلوم الدینیة و الاحکام الیقینیة فی الآفاق و نشر لآلی الاسرار شرقًا و غربًا منه رضی الله عنه ۔ و من

اوائل میں اللہ تعالیٰ نے ایک نورِ عظیم اور قمرِ منیر ظاہر فرمایا، یعنی شیخ کامل حضرت احمد سرہندی رضی اللہ عنہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیومیت کے مخصوص خلعت سے سرفراز فرمایا اور آپ کو ولایت عالیہ کے مراتب اعلیٰ عطا فرمائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ظاہری و باطنی کا ایسا شرف بخشا جسے دیکھ کر عارفین اور کاملین پر حیرت طاری ہوگئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس صدی کا مجدد منتخب فرمایا اور آپ کی مجددیت پر ایسے دلائل اور براہین قائم کر دیئے جن کے متعلق صرف جاہل اور ہٹ دھرم مخالفین ہی شک کر سکتے ہیں۔ میں یہاں چند ایسے دلائل و شواہد کا ذکر کروں گا جن کی روشنی میں حضرت مجدد صاحبؒ کی کرامات اور خصوصیات کا یقین ہوتا ہے۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مجدد ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ آپ نے دنیا میں علوم دینیہ اور احکام ربانی کی اشاعت بڑے وسیع پیمانہ پر فرمائی اور مشرق و مغرب کے طالبانِ حق کے دلوں پر اسرار و غوامض منکشف فرمائے اور ان دلوں کو نورِ معرفت سے بھر دیا۔ آپ کے

الشواهد ظهور الخوارق والكرامات على يديه اكثر من ان تحصى يشهد على ذلك مقاماته المدونة - ومن الشواهد اعتراف فحول علماء زمانه بكونه المجدد كالفاضل المحقق مولانا عبد الحكيم السيالكوتي حيث ذكره في كتاب له بهذا اللقب - و من الشواهد شرح مقامات الطريقة حيث لم يسبقه بذلك التفصيل احد من هذه الطائفة العلية - ومن الشواهد ان الله سبحانه اختار له اصحابا عرفاء علماء اكثر من الف الف فامتلأ البر والبحر بنورهم وصار اخبار كراماتهم وكمالاتهم وترويجهم الطريقة و تائيد الشريعة مما لا يرتاب فيه

خوارق عادات اور کرامتیں بے شمار ہیں جن کی تفصیل ان کتابوں میں موجود ہے جن میں آپ کے مراتب عالیہ بیان کئے گئے ہیں آپ کے مجدد ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے زمانہ کے اکابر علماء نے آپ کے مجدد ہونے کا اعتراف کیا ہے جیسے فاضل محقق مولانا عبد الحکیم سیالکوٹیؒ چنانچہ مولانا موصوف نے اپنی کتاب "المجدد" میں آپ کا مجدد ہونا ثابت کیا ہے - ایک ثبوت یہ ہے کہ آپ نے معرفت و طریقت کے مقامات کو اس قدر بسط و وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ ارباب طریقت میں سے کسی بزرگ نے اتنی وضاحت نہیں فرمائی - ایک ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں ایسے ارباب طریقت اور علمائے شریعت کو آپ کے سلسلہ عالیہ میں داخل فرمایا جنہوں نے اپنے فیوض و برکات کے نور سے سارے عالم کو منور کر دیا وہ سب مشائخ ایسے صاحب کرامت اور ارباب کمال تھے جنہوں نے نمایاں طور پر سلوک طریقت کو فروغ دیا اور شریعت اسلامی کی اشاعت میں اپنی مساعی جمیلہ کو صرف کیا۔ مشائخ کے یہ عظیم الشان کارنامے اس قدر بدیہی ہیں جن میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں، بالکل

كنار على علم .
ومن الشواهد انه سبحانه عزه بفهم المقطعات الفرقانية وحصول اسرار المتشابهات القرآنية كما يشهد به كلامه في غير موضع . ومن الشواهد تحمل الجفاء من سلطان زمانه في ذات الله جفاءً عظيماً. وانه قدس سره لم يزل في اعلاء كلمة الحق طول بقائه وفيه تضرر من المخالفين بذلك اقساماً - وذلك مشهور في الآفاق.

اس طرح جیسے آگ کے موجود ہونے کا علم بدیہی ہوتا ہے۔ آپ کے مجدد ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے آپ کو مقطعات قرآنی کا فہم و ادراک عطا فرمایا اور آپ پر آیاتِ متشابہات کے اسرار و غوامض منکشف فرمائے جس کا ثبوت آپ کی تصانیف میں مختلف مقامات پر ملتا ہے۔
ایک ثبوت یہ ہے کہ آپ نے خالصًا لوجہ اللہ اپنے زمانہ کے بادشاہ کے جبر و استبداد کی سختیاں جھیلیں اور قید و بند کی اذیتیں برداشت کیں۔ بادشاہِ وقت کے جور و ستم کے باوجود آپ ساری عمر اعلاءِ کلمۃ اللہ فرماتے رہے خصوصًا ایسی حالت میں جب آپ کے مخالفین آپ کو سخت ترین اذیتیں پہنچاتے تھے۔ آپ پر جو ستم و استبداد ہوئے وہ دل خراش واقعات تاریخ میں مشہور ہیں۔

ومن الشواهد ان الله سبحانه فتح عليه ابواب العلم الباطن حيث لم يرو من غيره من هذه الطائفة سلفاً ولا خلفاً الا ما شاء الله - فمن ذلك انه قال كشف الله تعالى لي قبور انبياء الهند وكوشف لي اسمائهم و اسماء من تبعهم بل كوشف

آپ کے مجدد ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ پر علم باطن کی ایسی مستقیم راہیں کھول دیں جو سالکین سلف و خلف میں سے شاذ و نادر ہی کسی کے لئے کھلی ہوں گی۔ ایک جگہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قبور انبیاءِ ہند کا کشف عطا فرمایا ہے، یہاں تک کہ مجھ پر ان اصحابِ قبور کے اسماء اور ان کے متبعین کے اسماء نیز ان کے

لی مقاماتهم ودرجاتهم
ارى على قبورهم انوار
متلألية - ومن ذلك انه قال
انى لاعرف باعلام سبحانه
جميع من يدخل فى طريقة
السلوك على يدى وعلى يد اصحابى
واصحاب اصحابى الى يوم القيامة و
اعلم اسمائهم وانسابهم ومساكنهم-

ومن الشواهد انه اسلم على
يديه جم غفير من
الكافرين، وتاب الوف من
المسلمين، وانابوا و
اخذوا الطريقة وصاروا
من ارباب الولاية وامتلأت
الارض منهم شرقًا وغربًا عربًا
وعجمًا بحرًا وبرًّا - ومن
الشواهد العظيمة انه
صلى الله عليه وسلم لخبر بوجوده
ثم المشائخ الكرام فى الازمنة
الماضية كما فصّلته فى الرسالة
المسماة فى الجنات الثمانية"-

ومن الشواهد انه رضى
الله عنه باعلام الله سبحانه

درجات ومراتب تک منکشف کر دیئے چنانچہ
میں ان کے مزارات پر انوارِ الٰہیہ کی روشنی
دیکھتا ہوں۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ
میرے ہاتھ پر یا میرے خلفاء کے ہاتھ پر یا میرے خلفاء کے خلفاء
کے ہاتھ پر بیعت کر کے میرے سلسلہ میں داخل ہوں گے، نیز
قیامت تک جو لوگ میرے سلسلہ میں داخل
ہوں گے مجھے ان کے ناموں نسبوں اور ان کی
رہائش گاہوں تک کا علم ہے۔

آپ کی مجددیت کا ایک بین ثبوت یہ
ہے کہ آپ کے دست مبارک پر کافروں کا
جم غفیر مشرف باسلام ہوا۔ اور آپ کی رشد
وہدایت سے ہزاروں مسلمان گناہوں سے توبہ
کر کے آپ کے سلسلہ میں داخل ہوئے اور
ولایت کے درجہ پر پہنچے اور ان مشائخ کے فیوض
باطنی سے مشرق ومغرب میں، بحر وبر میں بے شمار
عرب وعجم مستفیض ہوئے۔ آپ کی مجددیت
کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے آپ کے پیدا ہونے کی بشارت
دی۔ نیز قرونِ ماضیہ کے مشائخ نے بھی آپ کے
پیدا ہونے کی خبر دی جس کی تفصیل میں نے رسالہ
الجنات الثمانیہ میں دی ہے۔

ایک ثبوت آپ کے مجدد ہونے کا یہ
ہے کہ آپ کو حق تعالیٰ سبحانہٗ نے ایسا علم

مراتب الولاية و النبوة
والرسالة و الكرامات
اولى العزم و مقامات
الخلة والمحبة و ما
اختص به سيد الانبياء
عليه و عليهم الصلوٰة و
التسليمات فيثبت بكرم الله انه
مجدد للمائة الحادى عشر۔

فصل:۔ مسکین بے تمکین خواستہ
کہ ذکر مقامات طریقہ را و وصول معارج
حقیقت را کہ آنجناب بآں ممتاز
اولین و آخرین گشتہ بطریق
اجمال من الابتداء الی الانتہاء
در سلک تحریر آرد و
اہل سلوک را بر آں اطلاع
بخشد۔

و چوں ظہور حقائق در عالم مثال
بصورۃ دائرہ متمثل میشود، و اکثر در
کلام کرام تعبیر از مقامات بآں
رفتہ احقر نیز شرح
مقامات ولایت و نبوت وغیرہا
بدوائر نمودہ۔ فعلی ما صرحت
من کلام رضی اللہ عنہ

عطا فرمایا جس کی روشنی میں آپ نے ولایت
و نبوت اور رسالت کے مراتب عالیہ بیا
فرمائے اور بڑے بڑے معجزات اور کرامات
کا ذکر فرمایا۔ نیز آپ نے مقامات خلت و مح
بیان فرمائے اور اس مقام محبت کی تشریح
جو سید المرسلین و خاتم النبیین کے ساتھ مخصوص
ہے۔ مذکورہ بالا دلائل و شواہد سے ثابت
ہے کہ آپ گیارھویں صدی کے مجدد تھے۔

اس کے بعد فقیر مسکین چاہتا ہے
سلوک کے مقامات عالیہ سے گزرنے کے بع
معارج حقیقت تک پہنچنے کی رفعتوں کو از
تا انتہا اختصار کے ساتھ بیان کرے جس پر پہ
کر حضرت مجدد صاحبؒ سالکین اولین و آخر
میں ممتاز نظر آتے ہیں تاکہ ارباب طریقت بھ
اس بلندی سے واقف ہو جائیں جہاں تک
آپ کی رسائی ہوئی۔

چونکہ عالم مثال میں حقائق کا اظہار دائر
کی شکل میں کیا جاتا ہے، چنانچہ سالکان طریقہ
نے بھی اپنے کلام میں حقائق و معارف ظ
کرنے کا یہی طریقہ اختیار کیا ہے اس لئے فقیر
بھی مقامات ولایت و نبوت کو دائروں
شکل میں بیان کرے گا۔ حضرت مجدد صاحب
اور آپ کے خلفائے کرام کے فرمودات

و اخرجت من كلام خليفته المكرمين خازن الرحمة والعروة الوثقى بسبعة عشر دوائر واعلم انى تركت بعض الدوائر العالية لكونها على طرق من الطريق المسلوك وقلما يقع سير السالكين فيها كدائرة السيف القاطع عند دائرة الولاية الكبرى ودائرة الحب ودائرة المحبة البحت من غير قيد المحبوبية والمحبة المنسوبة الى ثلثة من اولى العزم آدم ونوح وابراهيم عليهم السلام۔ ودائرة حقيقة الصوم وغيرها وسأشير الى بعضها عند التفصيل:۔

مطابق جو خازن رحمت اور عروۃ الوثقیٰ کی حیثیت رکھتے ہیں میں ان مقامات کی وضاحت سترہ ۱۷ دائروں کی شکل میں کروں گا۔ میں نے بعض دائروں کو اس لئے ترک کر دیا ہے کہ ان مدارج تک سالکان راہِ طریقت کی سیر بہت کم ہوتی ہے، جیسے دائرہ سیف قاطع جو دائرہ ولایت کبریٰ کے پاس ہے۔ اور دائرہ حب اور دائرۂ محبتِ محض جس میں نہ تو محبوبیت کی پابندی ہوتی ہے نہ محبت کی۔ یہ تینوں دائرے تین اولوالعزم پیغمبران علیہم السلام کی طرف منسوب ہیں یعنی حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ اسی طرح دائرہ حقیقت الصوم وغیرہ کو بھی میں نے ترک کر دیا ہے۔ پیش نظر دائروں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

هٰذه دائرة الامكان نصفها الخلق ونصفها الامر

الدائرة الاولىٰ

پہلا دائرہ

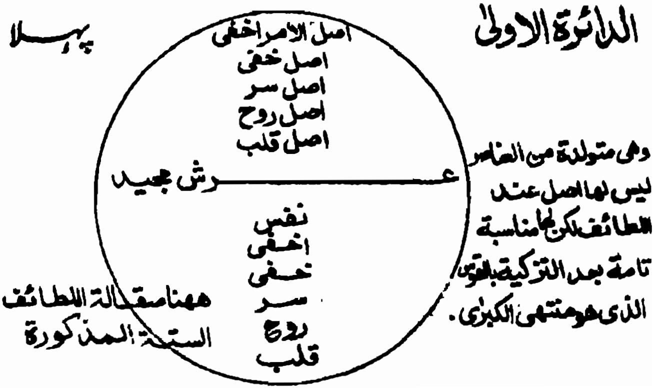

وهي كناية عن مرتبة الامكان
بدانکه بر آدمی محبت دنیا و علائق حظوظ غالب آمده بحدیکه بالکلیه تابع نفس و عناصر گشته بلکه لطائف خمسه از عالم امر در عناصر و نفس گم گشته بریک عالم خلق گردید آنرا اصلا و قطعا ازاں عالم خبر ندارد ۔ و اگر توفیق یاری دہد بمرتبہ کمال کاملاں رسد و مرشد تلقین ذکر لطائف میفرمایند بتوجه مرشد آں از دریائے غفلت سر برآورده بخود شناسے رجوع کنند بعد از چند گاه باصل خود رجوع کنند بعده باصل الاصل و هلم جرا حتی یصلوا الی الذات الواجب المقصود المعبود و آں زماں ایں ذکر لطائف کہ بمنزلہ ابجد بود برائے توطیہ لفظ سر زو شروع کار سلوک فراموش می شود و بسیر دوائر مشغول میشود یکے بعد دیگرے حتی الوصول الی المقصود سماع از مرشد ۔ فهذه دائرة الامكان نصفها

یہ دائرہ مرتبہ امکان ہے اس مرتبہ میں سالک پر حب دنیا اور خواہشاتِ نفسانی کا غلبہ ہوتا ہے اس حد تک کہ وہ پورے طور پر نفس اور ہوائے نفسانی کا تابع ہو کر رہ جاتا ہے جس کے نتیجہ میں عالم امر در عناصر اور نفس کے لطائف اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اور سالک عالم خلق کے عجائبات میں اس قدر محو ہو جاتا ہے کہ اسے عالم بالا کی کچھ خبر نہیں رہتی ۔ ایسی صورت میں اگر سالک کو توفیقِ الٰہی سے کوئی ایسا کامل مرشد مل جائے جو اسے ذکر لطائف کی تلقین کرے، اسے غفلت سے نکال کر اس میں معرفت نفس پیدا کرے اور وہ اپنی حقیقت کی طرف رجوع ہو جائے، پھر اسی طرح بتدریج منازل ارتقاء طے کرتا جائے تو وہ روحانی طور پر ذات واجب الوجود تک پہنچ جاتا ہے جو مقصود و معبود حقیقی ہے۔ دراصل ذکر لطائف تمہید سیر کی ابجد ہے مگر بعض سالکینِ راہ سلوک دائرہ امکان کی سیر میں اس قدر مستغرق ہو جاتے ہیں کہ وہ اعلیٰ منازلِ سلوک کو بالکل فراموش کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سلوک کے اعلیٰ منازل سے گزر کر مقصودِ حقیقی تک نہیں پہنچ سکتے ۔ دائرہ امکان کا نصف عالمِ خلق سے

الخلق ونصفها الامر۔

بدانکہ ہر دائرہ با دائرہ فوقانی ہماں قدر نسبت است کہ نسبت فرش با عرش وقطرہ را با قلزم بریں قیاس واصلانی ہی مقامات نیز باہم چنیں تفاوت دارند الا بعروض عارض وحدوث امر قوی یغلب علیٰ شان ذٰلک المقام ارتفاعا وانحطاطا کثیرۃ فی دائرۃ کمالات النبوۃ التی قدر النقطۃ منہا اکبر من سائر الولایات۔

والترقی ھناک لیس علیٰ ترتیب اللطائف الخمس بل علیٰ امر اٰخر والترقی فی الولایۃ انما ھو علیٰ ترتیب اللطائف۔ دیگر باید دانست کہ نورِ قلب زرد است ونورِ روح سرخ ونورِ سر سفید ونورِ خفی سیاہ ونورِ اخفی سبز است ونورِ نفس بعد از تزکیہ انگارم کہ نورِ بے کیف باشد۔ دیگر بداں کہ ہر لطیفہ ازاں لطائفِ پنجگانہ زیر قدم نبی است از انبیاء کرام علیہم السلام قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام است وروح زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام است وسر زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام است وخفی زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام است واخفی زیر قدم خاتم المرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام است۔

تعلق رکھتا ہے اور نصف عالمِ امر سے۔

جاننا چاہیئے کہ راہِ سلوک کے ہر دائرہ کو اپنے ما فوق دائرے سے وہی نسبت ہے جو زمین کو عرش سے یا قطرہ کو سمندر سے ہے۔ چنانچہ ان مقامات سے گزرنے والے سالکین میں بھی اسی حساب سے فرق ہے بشرطیکہ کوئی عارض راہ میں حائل نہ ہو۔ دائرہ کمالاتِ نبوت کے مقاماتِ ارتقاء وانحطاط کے اعتبار سے اس قدر بلند ہیں کہ ان کا ایک نقطہ بھی ولایت کے تمام مقامات سے اعلیٰ وارفع ہے۔

جاننا چاہیئے کہ مدارجِ نبوت کا ارتقاء لطائفِ خمسہ کی ترتیب پر نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق کسی اور چیز سے ہے لیکن لطائفِ خمسہ کا ارتقاء ان کی ترتیب کے مطابق ہوتا ہے۔ نورِ قلب زرد ہے۔ نورِ روح سُرخ ہے۔ نورِ سِر سفید ہے۔ نورِ خفی سیاہ ہے۔ نورِ اخفی سبز ہے اور نورِ نفس، تزکیہ نفسی کے بعد نورِ بے کیف ہے۔ لطائفِ خمسہ کا ہر لطیفہ انبیاء علیہم السلام کے زیرِ قدم ہے۔ چنانچہ لطیفۂ قلب حضرت آدم علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے۔ لطیفۂ روح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے۔ لطیفۂ سِر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے، لطیفۂ خفی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے اور لطیفۂ اخفی خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیرِ قدم ہے۔

بدانکہ بعد از قطع اصول لطائف
پنجگانہ عالم امر سیر در اصول لطائف پنجگانہ
عالم خلق واقع خواہد شد وھی
النفس والعناصر الأربعة ،
واصل ہر لطیفہ عالم خلق اصل لطیفہ از
لطائف عالم امر است اصل نفس اصل
قلب است واصل باد اصل روح است و
اصل آب اصل سر است واصل نار اصل خفی
است واصل خاک اصل اخفی است۔ باید
دانست کہ قطع اصول عالم خلق حقیقت در
ولایت علیا است اما پیش از وصول بآں
مقام در ضمن قطع اصول لطائف
عالم امر بطریق تبعیۃ فی الجملہ تصفیہ
حاصل میشود واللہ اعلم بحقیقۃ
الامر۔

جاننا چاہیئے کہ سالک عالم امر کے لط
خمسہ سے گزرنے کے بعد عالم خلق کے لطا
خمسہ کی سیر کرتا ہے۔ عالم خلق سے
لطائف خمسہ نفس اور عناصر اربعہ ہیں
اور عالم خلق کے ہر لطیفہ کی اصل عالم ا
کے لطیفہ میں ہے چنانچہ نفس کی اصل قلب
ہے، باد کی اصل روح ہے آب کی اص
سر ہے، نار کی اصل خفی ہے اور خاک
اصل اخفی ہے۔ عالم خلق کے اصول سے
گزرنا ولایت علیہ سے ہے لیکن اس مقام
پہنچنے سے پہلے سالک عالم امر کے لطا
کے اصول کے تابع رہ کر ان لطائف کو
کرتا ہے اور ولایت علیہ کے مقام تک
پہنچنے سے پہلے سالک کو فی الجملہ تزکیہ
حاصل ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

الدائرۃ الثانیۃ

دوسرا دائرہ

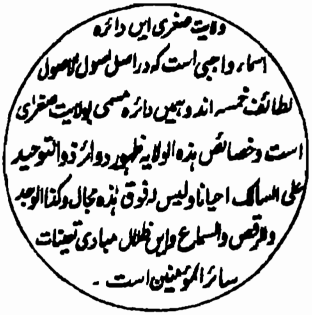

وھی کنایۃ عن الولایۃ الصغری
وفی ہذہ الدائرۃ وما سبق علیھا یجب

یہ دائرہ ولایت صغری کا مقام ہے
اس دائرہ میں اور پہلے دائرہ میں سالک کے

على السالك دوام الذكر الخفى المأخوذ من الشيخ وكثرة المراقبة و الاكتفاء على الفرائض و السنن الموكدة الاباغراض صحيحة۔ وهٰذه الدائرة مقام القطب والغوث والافراد والاوتاد وسائر فرق الاولياء عن اهل المناصب بالاصالة و اما الترقى من هٰهنا فبالوراثة والتبعية ۔

ضروری ہے کہ اپنے شیخ کا بتایا ہوا ذکر خفی ہمیشہ کرتا رہے اور مراقبہ بکثرت کرے ، فرائض اور سنن مؤکدہ کو پابندی کے ساتھ بخلوص دل ادا کرے ۔ یہ دائرہ قطب ، غوث ، افراد ، اوتاد نیز اولیاء اللہ کے ان تمام فرقوں کا مقام ہے جو دراصل اہل مراتب ہیں ۔ اس دائرہ تک سالک کا ارتقاء یا تو متوارث ہوتا ہے اور یا شیخ کامل کی رشد و ہدایت سے ہوتا ہے ۔

الدائرة الثالثة

تیسرا دائرہ

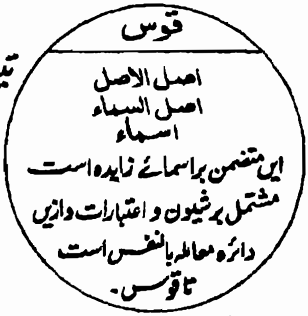

نصف اسفل ونصف اعلیٰ ذاتیہ است

وهى كناية من الولاية الكبرٰى وهى ولاية الانبياء عليهم السلام۔ حضرت فرمودند کہ قطب الاقطاب مجدد الف ثانیؒ در بعضے کتب ایں دائرہ بیان فرمودند وقوس را بمقدار حصول دائرہ نوشتہ ونصف باقی را ۳ دائرہ نوشتہ اند و آں قوس کہ

یہ دائرہ ولایت کبریٰ کا مقام ہے یعنی انبیاء علیہم السلام کی ولایت کا درجہ ہے ہمارے شیخ نے فرمایا کہ قطب الاقطاب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مکتوبات میں اس دائرہ کی تفصیل بیان فرمائی ہے اور اس دائرہ میں قوس کو ایک مستقل دائرہ تحریر فرمایا ہے اور باقی حصہ کو تین دائرے قرار دیا ہے ۔ قوس

نصف دائرہ است معلوم گردیدہ
نصف قوس دیگر تتمہ
دائرہ معلوم نشدہ ۔ واللہ
اعلم ۔

واین دائرہ اسماء واجبی است کہ
ولایت کبرٰی عبارت از آں است
وآں متضمن سہ دائرہ و قوس تفصیل
اسم ظاہر است و فی ھٰذہ
الولایۃ حصول الفناء الأتم والبقاء
الاکمل وزوال العین والأثر وشرح
الصدر والاسلام الحقیقی والاطمئنان
النفسی وسیر الاقربیۃ والارتقاع علیٰ
مقام الرضاء وفی ھٰذہ الولایۃ
ترقی السالك منوط بتکرار
الکلمۃ الطیبۃ لسانا
اوجنانا، و این اسماء
مبادی تعینات انبیاء کرام علیہم
السلام اند ۔

بدانکہ حق تعالیٰ را بعالم
وعالمیان غنائی ذاتی است
لیکن باین غنائے مطلق
اوراصفاتِ کاملہ ثابت است کہ
بواسطہ آنہا فیوض بکائنات

جو نصف دائرہ ہے وہ تو معلوم ہے لیکن
نصف دائرہ کی دوسری قوس جس سے
دائرہ مکمل ہوتا ہے وہ معلوم نہیں ۔
واللہ اعلم ۔

یہ دائرہ اسماء واجبی ہے اور یہ عبا
ہے ولایت کبرٰی سے یہ دائرہ تین دائرو
اور ایک قوس پر مشتمل ہے یہ دائرے
اور قوس اسم ظاہر کی تشریح ہے اس مقا
ولایت میں سالک کو فنائے تام، بقائے
کامل واکمل، نفی ذات وصفات، شرح
صدر، اسلام حقیقی، طمانیتِ نفس، قرب
الٰہی کی سیر اور مقام رضا تک ارتقاء
حاصل ہوتا ہے ۔ اس مقام ولایت میں
سالک کی روحانی ترقی کا دارومدار اس
بات پر ہے کہ وہ اپنی زبان اور قلب سے
کلمہ طیبہ کا ورد جاری رکھے کیونکہ کلمہ طیبہ
کے الفاظ تعینات انبیاء علیہم السلام کے
اصول ومبادی ہیں ۔

جاننا چاہیئے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ کو
ذات عالم اور موجوداتِ عالم سے با
مستغنی ہے لیکن اس غناءِ ذاتی کے با
اس کی صفاتِ کاملہ کے ذریعہ کائنات
اور موجودات عالم تک فیوض وبرکات

میسر۔ فلولاها لعدم الكائنات باسرها الا ان الفيض كل لمحة و لحظة ينزل عليها فبها يبقى فلولم يفض ذلك لانتفت و قامت بلا قيوم و هو المحال۔

پہنچتے ہیں۔ چنانچہ اگر صفات باری تعالیٰ کا ظہور نہ ہوتا تو کائنات بھی عالم وجود میں نہ آتی کیونکہ کائنات پر باری تعالیٰ کا فیضان ہر لمحہ ہوتا ہے اگر اس کا فیضان نہ ہو تو ساری کائنات معدوم ہو جائے اس لئے کہ کائنات کا خالق کے بغیر وجود میں آنا محال ہے۔

وليعلم ان كل شئ من الاشياء مظهر اسم من الاسماء الواجبة والصفات المقدسة المتعالية وبذلك الاسم يصل الفيض اليه من الذات البحت تعالى۔ ثم ليعلم ان كل اسم من الاسماء الواجبة كالكلي والظلال الناشئة منه كالجزئيات والكلي منها مربي نبي من الانبياء وكل جزئي فيارب فرد من الافراد الانسانية وتسمى تلك الاسماء الكلية مبادى تعينات الانبياء والجزئيات تسمى مبادى تعينات الخلائق والوجه ظاهر وبهذا يظهر معنى محمدى المشرب وموسى المشرب وعيسى المشرب لان كل انسان من الامم يجب ان يكون مظهر ظل

کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے اسماء ذات وصفات میں سے کسی کا مظہر ہے اور اسی اسم کے وسیلہ سے اس چیز کو خاص ذات باری تعالیٰ سے فیض پہنچتا ہے۔ باری تعالیٰ کا ہر نام کلی ہے اور اس کے ظلال یا عکس جزئیات ہیں ہر اسم کلی انبیاء علیہم السلام کی مربی اور تربیت دینے والی ہے اور اس کی ہر جزئی نوع انسانی کی تربیت کرتی ہے اسماء کلیہ مبادی تعینات انبیاء علیہم السلام ہیں اور ان کے جزئیات مبادی تعینات خلائق ہیں اس کی وجہ ظاہر ہے اسی تقسیم سے مشرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم، مشرب موسیٰ علیہ السلام اور مشرب عیسیٰ علیہ السلام کے معنی واضح ہوتے ہیں کیونکہ ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ باری تعالیٰ کے اسماء میں سے کسی اسم

اسم من الاسماء و المشرب
عبارة عن ذلك ولا بد ان
يكون ذلك الاسم الظلي
ناشي من اسم كلي الذي هو
المظهر ومبدأ تعين النبي من
الانبياء ينسب كل جزئي الى
كلية فاذا كان مربي المرء
جزئي اسم كلي هو رب محمد
صلى الله عليه وسلم مثلا يحكم عليه
انه محمدي المشرب وهو على قدم
محمد صلى الله عليه وسلم واذا كان
الاسم الجزئي لمربي اسم كلي هو
مربي موسى عليه السلام يحكم
على انه على قدم موسى
عليه السلام وهو موسوي المشرب
بهذه العلاقة، وطريقته و
حصوله الى الذات من حيث الولاية
هو طريق ذلك النبي الا
بقسر من القاسر. وهذا المقام
يقتضي التفصيل و لايليق هذه
البطاقة، والله سبحانه اعلم
بحقائق الامور كلها.

کے ظل کا مظہر ہو اور مشرب سے
چیز مراد ہے یہ ضروری ہے کہ ا
اسم، اسم کلی سے پیدا ہو جو تعینا
انبیاء علیہم السلام کا سرچشمہ ہے
ہر جزئی کسی کلی کی طرف منسوب
ہے لہذا اگر کسی شخص کو تربیت دینے
اس اسم کلی کی جزئی ہے جو محمد ص
علیہ وسلم کی مربی ہے تو اس شخ
اس تعلق سے محمدی المشرب اور محم
اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے
کہیں گے اور اگر کسی شخص کو تربیت
والی اس اسم کلی کی جزئی ہے جو مو
السلام کی مربی ہے تو اس شخص کو
مناسبت سے موسوی المشرب اور
موسیٰ علیہ السلام کے نقش قدم پر چ
کہیں گے اور پیغمبر کا امتی درجہ
کے ذریعے ذات احد تک اپنے پیغم
طریقے سے ہی پہنچ سکتا ہے بش
کوئی مجبور کرنے والا نہ ہو۔ یہ
تفصیل طلب ہے جو یہاں منا
نہیں اللہ تعالیٰ ہی حقائق کو
جانتا ہے۔

الدائرة الرابعة :-

وهي كناية عن الولاية العليا والذي يحصل في هذه الدائرة احرى بالاستار فانه من الاسرار ويحصل فيه المناسبة بالملائكة المقربين والترقي ههنا منوط بتكرار الكلمة الطيبة وكثرة صلوة التطوع۔

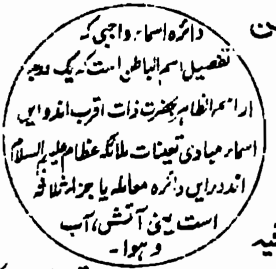

چوتھا دائرہ :-

یہ ولایت علیا کا مقام ہے۔ جو اسرار اس دائرے میں ہیں انہیں مخفی رکھا جائے کیونکہ یہ اسرار الٰہیہ ہیں اس مقام پر پہنچ کر سالک کا تعلق ملائکہ مقربین سے ہو جاتا ہے اور یہاں تک پہنچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سالک کلمۂ طیبہ کا ورد رکھے اور نوافل بکثرت پڑھے۔

الدائرة الخامسة:-

وهي كناية عن مقام كمالات النبوة على اربابها الصلوة والسلام وفي هذه الدائرة ومابعده الترقي منوط بتلاوة القرآن وكثرة التطوع وطول القنوت۔ و دریں دائرہ معاملہ باجزاء ارضی است ، و يحصل في هذه الدائرة حقيقة الدنو والتدلی و ينكشف

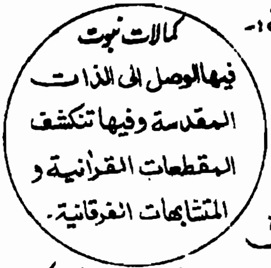

پانچواں دائرہ :-

یہ کمالاتِ نبوت کا مقام ہے اس مقام تک اور اس سے اوپر کے مقام تک ترقی کرنے کے لئے سالک کو چاہئے کہ تلاوتِ قرآن کی کثرت رکھے نوافل زیادہ سے زیادہ پڑھے اور دعائے قنوت وردِ زبان کرے اس دائرہ میں سالک کو اجزائے ارضی سے واسطہ ہوتا ہے اس دائرہ تک ترقی کرنے سے سالک کو قربِ الٰہی کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے اور اس مقام میں سالک پر

فیها ستر قاب قوسین او
أدنی۔

الدائرة السادسة:۔
وهی کنایة عن مقام
کمالات الرسالة علی اربابها
الصلوة والسلام دریں دائرہ وبعد ذلك
فی الجانبین معاملة ماهیة وجدانی
است وفی هذه الدائرة الترقی بمحض
التفضیل لابالعمل کمافی الحقائق
الثلثة ای حقیقة الکعبة
وحقیقة القرآن وحقیقة
الصلوة ۔ ولیعلم ان التفاوة الواقع
ههنا بین السالکین الواصلین
الی هذه المقامات علی قدر
التفاوة الواقع ههنا الان یکون
صاحب السفل ذوشان وجسامة
لم یحصل لصاحب العلو مثل ذلك
وهذا الامر نادر کماوقع بین
نوح وابراهیم علیهما السلام
فان نوحا فوق ابراهیم من
حیث المقام لکن براهیم
ههنا شان لیس لنوح ۔

کمالات رسالت

"قاب قوسین او ادنیٰ" کے اسرا
ہو جاتے ہیں۔

چھٹا دائرہ:۔
یہ کمالات رسالت کا
ہے، اس دائرہ میں اور
بعد میں سالک کو دونوں طرف سے
وجدانی حاصل ہوتی ہے۔ اس دائر
ارتقاء کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کے
وکرم پر ہے سالک کے عمل پر نہیں۔
طرح کمالاتِ رسالت کی حقیقت تین چیز
حقیقت کعبہ، حقیقت قرآن اور حقی
صلوٰۃ۔ ان مقامات پر پہنچنے والے سالک
مراتب میں بھی اتنا ہی فرق ہے جتنا ا
میں ہے مگر اس مقام پر پہنچنے کے بع
رفعت و عظمت کم درجہ کے سالک
ہوتی ہے وہ اعلیٰ درجہ کے سالک کو
نہیں مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے ج
طرح کہ درجہ کے لحاظ سے حضرت نو
السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر
حاصل ہے، لیکن حضرت ابراہیم علیہ ال
کی شان اتنی اعلیٰ و ارفع ہے جو حضر
نوح علیہ السلام کو حاصل نہیں ہے

و فضـــل ابراهیم علیه السلام بـذلك الشان ، و كـذلك الامـــر فی الاولیـاء ، و الله اعـلم بحـقـیـقـة الامـر۔

اسی اعتبار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت ہے اسی قسم کا اضافی اور اعتباری فرق اولیاء کرام میں موجود ہے باقی حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

الدائرة السابعة — ساتواں دائرہ۔

کمالات اولی العزم علیہم السلام

و هی كنایة عن مقام كمالات اولی العزم۔

یہ مقام اولوالعزم پیغمبران علیہم السلام کے کمالات کا ہے۔

الدائرة الثامنة — آٹھواں دائرہ۔

قیومیت

و هی كنایة عن مقام القیومیة۔ هذه الدائرة وما فوقها وان كانت ناشئة عن دائرة اولی العزم لكن لعلو شانها عدت خارجة عنها كانها لیست منها كما قیل فی قوله تعالیٰ تنزل الملائكة والروح۔ و لیعـلم ان منصـب القیومیة فی هذه الدائرة ومـا یـوجـد قـبـل ذلك فهـو ظـل و عكس حظ مـن ذلك المقام

یہ مقام قیومیت ہے۔ یہ دائرہ اور اس سے بعد کا دائرہ اگرچہ دونوں دائرہ اولوالعزم سے پیدا ہوتے ہیں لیکن وہ دونوں اپنی رفعت شان کی وجہ سے اس دائرہ سے بالکل الگ معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قول "تنزل الملائکۃ والروح" یعنی فرشتوں اور روح الامین کا نزول ہوتا ہے۔ اس آیت پاک میں مقام قیومیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس دائرہ میں مقام قیومیت ہے اور اس سے بعد کے دائروں کے مقامات مقام قیومیت کا عکس ہیں، کسی دائرہ میں قیومیت کا عکس

قل او كثر وكذا الحال في الخلة والمحبة والمحبوبية الواقعة بعد هذه الدائرة فلا مساغ فيها لأحد الابوراثة وكمال متابعة عليه السلام والصلوٰة۔

زیادہ ہے، اور کسی میں کم ہے یہی دائرہ خلت، دائرہ محبت اور محبوبیت کا ہے۔ دائرہ قیومیت سالک اسی وقت کرسکتا ہے جب کا شیخ کامل اس میں اس کی اہلیت کردے اس مقام میں سالک کو ا ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و طریقہ کی مکمل پیروی کرے۔

الدائرة التاسعة:-

نواں دائرہ:-

وهي كناية عن مقام الخلة۔ وفي هذه الدائرة يعني دائرة الخلة تنشعب دائرة النفي و ههنا يتسر حقيقته وفي هذه الدائرة التاسعة دائرة عاشرة وفي العاشرة الحادي عشر وفي الحادي عشر الثانية عشر، ولكن نحن كتبناها عليحدة تنبيها على ما مضى في القيومية۔

یہ مقام خلت ہے۔ دائرۂ خ سے دائرہ نفی پیدا ہوتا ہے اس میں سالک حقیقت کی سیر کرتا ہے۔ دائرے سے دسواں دائرہ اور د سے گیارہواں دائرہ اور گیارہویں بارہواں دائرہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن سب دائروں کو علیحدہ علیحدہ ب کیا ہے جیسا کہ ہم نے دائرہ قیومی میں کیا ہے۔

الدائرة العاشرة:-

دسواں دائرہ:-

وهي كناية عن الولاية الموسوية على صاحبها السلام وفي

یہ ولایت موسویہ علیہ السلا مقام ہے اس دائرہ میں اور اس

هٰذه الدائرة وما بعدها الترقی فی محبة النبی صلی الله علیه وسلم وهی فوق التفضل۔

بعد کے دائروں میں محبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ترقی ہوتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مقام محبت کی کتنی فضیلت ہے۔

محبوبیت ممتزجة

الدائرة الحادی عشر۔

گیارہواں دائرہ:-

وهی کنایة عن ولایة محمدیة علی صاحبها السلام ومن هٰذه الدائرة تتشعب دائرة الاثبات ویتم معاملتها فی الدائرة الآتیة بالکلیة۔

یہ ولایت محمدیہ علیہ السلام کا مقام ہے اور اسی دائرہ سے دائرہ اثبات پیدا ہوتا ہے ان دونوں دائروں کی تکمیل آئندہ آنے والے دائرہ سے ہوتی ہے۔

محبوبیت خالصة

الدائرة الثانیة عشر۔

بارہواں دائرہ:-

وهی کنایة عن الولایة الاحمدیة علی صاحبها الصلوٰة والسلام۔

یہ ولایت احمدیہ علیہ السلام کا مقام ہے۔

لاتعین

الدائرة الثالثة عشر۔

تیرہواں دائرہ:-

وهی کنایة عن مقام الخاص له علیه الصلوٰة والسلام المعبر بفوق حقیقة الحقائق ولاتعین۔

یہ نبی علیہ الصلوٰة والسلام کا خاص مقام ہے اسی لئے اس دائرہ کو 'فوق حقیقة الحقائق' یا 'لاتعین' کا دائرہ کہا جاتا ہے۔

حقیقة کعبة

الدائرة الرابعة عشر۔

چودہواں دائرہ:-

وهی کنایة عن حقیقة الکعبة الحسناء هٰذا انما هو باعتبار

یہ ذکر کے اعتبار سے ہے ورنہ یہ مقام 'مقام خاص' پر فوقیت نہیں رکھتا

الذکر لان کونها فوق المقام الخاص المذکور فیہ معقول وههنا کلام طویل و تحقیق وتدقیق ان وفقنی الله تعالیٰ علیہ اذکرہ۔

اس مقام میں بڑی دقیق بحثیں ہیں ، تعالیٰ مجھے انہیں بیان کرنے کی توفیق فرمائے ۔

الدائرة الخامسة عشر :-

(حقیقت قرآنی)

پندرھواں دائرہ :-

وهی کنایة عن الحقیقة القرآنیة وهی کنایة المبداء وسعة الذات المتعالی۔

یہ حقیقت قرآنیہ کا مقام اور اس سے باری تعالیٰ کی وسعت ...

الدائرة السادسة عشر :-

(حقیقة الصلوٰة)

سولہواں دائرہ :-

وهی کنایة عن حقیقة الصلوٰة وهذا نهایة المقامات العابدیة۔

یہ حقیقت صلوٰۃ کا مقام۔ یہاں عابد کے مقامات ختم ہو جاتے ہیں۔

الدائرة السابعة عشر :-

(معبودیت صرفہ)

سترہواں دائرہ :-

وهی کنایة عن مقام المعبودیة الصرفة ولا سبیل الیہ الا للقیوم و من فی ضمنہ۔

یہ معبودیت صرفہ کا مقام۔ اس مقام پر قیوم کے سوا اور کسی کو رسائی نہیں ہو سکتی۔

الخاتمة اعلم انہ لما ثبت انہ رضی الله عنہ مجدد المائة وجب علیك ان لا تنکر علی مقاماتہ و تومن بجمیع مکشوفاتہ ان الله سبحانہ

جاننا چاہئے کہ جب یہ ثابت ہو گیا حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ ا... صدی کے مجدد ہیں تو ضروری ہے کہ ... کے مقامات عالیہ سے انکار نہ کیا جائے بلکہ آپ کے مکشوفات اور مقامات ... کا اعتراف کیا جائے۔ آپ کے مکشو... میں سے ایک یہ ہے کہ حق سبحانہ تو...

جعله مجددًا للالف الثاني ، و الهمه بان الفيض من جناب القدس انما هو بتوسطه الى يوم القيامة - فلما اورد عليه النقض بوجود عيسٰى عليه السلام والمهدى الموعود اشار اليه برهانه اجاب بانهما اصلان من طريق النبوة لا يسع فيه التوسط وكلامنا في امر الولاية التي معاملتها ينوط بالوسائط- ويزيدك مزيد الطمانية خاتمة المجلد

نے آپ کو مجدد الف ثانی کا خلعت عطا فرمایا اور آپ کو الہام کیا کہ بارگاہ ایزدی تک آپ کے وسیلہ سے رسائی ہوگی۔ اور قیامت تک کوئی سالک آپ کے وسیلہ کے بغیر تقرب الی اللہ حاصل نہ کر سکے گا یہاں اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ قیامت سے پہلے تو حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ السلام دُنیا میں تشریف لائیں گے تو کیا حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ ان دونوں کے لئے بھی تقرب الی اللہ کا ذریعہ بنیں گے ؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ قیامت تک لوگوں کو میرے وسیلہ سے تقرب الی اللہ حاصل ہوگا تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ السلام تو بطریق نبوت خود اصل ہیں۔ ہماری گفتگو تو ولایت کے متعلق ہے اور اولیائے کرام کو تقرب الی اللہ حاصل کرنے کے لئے وسیلہ ضروری ہے نبیوں کے لئے نہیں - مزید اطمینانِ قلب کے لئے "مکانۃ العلیا" کی

الثالث مِن مكانته العليا فعليك بها۔

جلد ثالث ملاحظہ کریں۔

ثم انه لما تم امر التجديد وصار الدين قوى الاركان بعد ما اندرس كثير من معاملتها و تجددت الملة البيضاء وحيث يضرب به الامثال في البلاد ويسير اليه الرجال من الاقطار وبلغ ثمرة عمره عمر مورثه النبي عليه السلام اجاب الداعي بالله تعالىٰ على راس الف واربع وثلثين سنة حسن الخاتمة۔

جب حضرت مجدد صاحب رض مجددیت کے فرائض انجام دے۔ آپ کی تبلیغ و ہدایت سے اسلام ق بعد اس کے کہ اسلام میں بہت سے پیدا ہو گئے تھے۔ آپ نے ملت ا کی تجدید کی یہاں تک کہ آپ کی ش کی جانے لگی اور طالبین حق دنیا۔ گوشہ سے اکتساب فیوض کی خاطر آ خدمت میں حاضر ہونے لگے اور عمر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر ہو گئی یعنی تریسٹھ ۶۳ سال ک تو آپ نے ۱۰۳۴ھ میں وصال ف

قال المولف غفر الله تعالىٰ له قال المجدد قدس سره عند ارتحاله عرج بي الآن الى مقام عظيم لم ار مثل ذلك قط۔

مؤلف کتاب غفر اللہ لہ کا قو کہ حضرت مجدد صاحب قدس وصال کے وقت فرمایا کہ اب ا مجھے ایسے عظیم الشان مقام کی ط جا رہا ہے کہ اس سے پہلے میں اعلیٰ و ارفع مقام کبھی نہیں دیکھ

لہ یعنی مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ۔ دفتر سوم۔ مکتوب نمبر ۱۱۴

والهمت ان هٰذه اٰخر ظهورات الصفات الثمانية ليس فوقها الا الذات البحت ثم شرفت بوصوله تلك المرتبة المقدسة وصولا بلاكيف و قال لخليفتيه المكرمين و انتما معي هناك كما كنتما في جميع المقامات السابقة ۔ و قال رضي الله عنه الهمت ان جميع ما كان ممكنا من الكمال في نوع البشر قد تيسر لك غير انه لانبوة بعد ختمها على خاتمها الصلوٰة والسلام۔	پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے الہام کیا گیا ہے کہ یہ مقام ظہورات الصفات الثمانیہ کا آخری مقام ہے اس سے اوپر صرف حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس اعلیٰ وارفع مقام پر اس طرح پہنچایا کہ اس کی کیفیت بیان نہیں کی جا سکتی۔ حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے دو خلفاء سے فرمایا کہ جس طرح تم دونوں تمام مقامات میں میرے ساتھ رہے ہو اسی طرح اس اعلیٰ مقام میں بھی تم دونوں میرے ساتھ رہو گے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے الہام کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ تمام کمالات عطا فرما دیئے جو بنی نوع انسانی کے لئے ممکن ہیں سوائے نبوت کے کہ وہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔

والحمد للہ رب العلمین

(مسلسل)